احمد جمال پاشا

(1929 – 1987)

احمد جمال پاشا کا اصلی نام محمد نزہت پاشا تھا۔ وہ الٰہ آباد میں پیدا ہوئے۔ لکھنؤ یونیورسٹی سے بی۔اے اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے ایم۔ اے کیا۔ لکھنؤ سے 'اودھ پنچ' نکالنا شروع کیا جسے اِس کا تیسرا دور کہا جاتا ہے۔ بعد میں 'قومی آواز' اخبار کے شعبۂ ادارت سے منسلک ہوگئے۔ 1976 میں سیوان (بہار) منتقل ہوگئے، جہاں ذکیہ آفاق اسلامیہ کالج میں اردو کے استاد کے طور پر خدمات انجام دیں۔ پٹنہ میں انتقال ہوا۔

احمد جمال پاشا نے 1950 سے لکھنا شروع کیا۔ زمانۂ طالب علمی میں علی گڑھ کے رسالے ''اسکالر'' کے مدیر ہوئے اور اُس کے ''پیروڈی نمبر'' کی وجہ سے شہرت پائی۔ ''اندیشۂ شہر''، ''ستم ایجاد''، ''لذّتِ آزار''، ''مضامینِ پاشا''، ''چشمِ حیراں'' اور ''پتّیوں پر چھڑکاؤ'' وغیرہ ان کی مشہور مزاحیہ کتابیں ہیں۔ ''ظرافت اور تنقید'' ان کے تنقیدی مضامین کا مجموعہ ہے۔

احمد جمال پاشا کو ادبی خدمات کے لیے غالبؔ ایوارڈ اور بہار اردو اکادمی کا اختر اورینوی ایوارڈ دیا گیا۔

© NCERT not to be republished

مُلّا نصرالدّین

مُلّا نصرالدین کے بارے میں عجیب وغریب روایتیں ہیں۔ مثلاً یہ کہ سیر وسفر کے رسیا اس ازلی سیّاح نے اپنے سُست رفتار گدھے پر دنیا کا سفر کیا تھا۔ ملاّ نے ٹٹّو پر دنیا کا سفر کیا یا نہیں مگر اپنے لطائف کے دوش پر یہ سفر ضرور پورا کر لیا۔ ملاّ کا گدھا کسی بھی صورت میں ڈان کویکزاٹ اور خوجی کے ٹٹّو سے کم نہیں۔ ملاّ کا سفر ابد تک جاری رہے گا۔ دنیا کی تقریباً ہر زبان میں مُلاّ کے واقعات، فیصلے، لطیفے، حکایتیں، مضحک واقعات اور سفر نامے ترجمہ ہو کر مقبول ہو چکے ہیں۔

مُلاّ نصرالدین اپنی حاضر جوابی، خوش باشی، زندہ دلی کی وجہ سے آج بھی زندہ ہیں۔ ملاّ کا مزاح لا فانی ہے اور اس وقت تک کبھی پرانا نہ ہوگا جب تک کہ ایسے لوگ باقی ہیں جو ایک ستھرے اور شستہ مذاق کو پسند کرتے ہیں۔ ملاّ کے ان پُر لطف واقعات اور باتوں پر آج بھی لوگ اسی طرح ہنستے ہیں جیسے ملاّ کے زمانے میں ان پر لوگ ہنسا کرتے تھے۔

ملّا سے متعلق روایات کے مطابق انھوں نے مختلف ملکوں کا سفر کیا تھا اور مختلف درباروں سے وابستہ رہے تھے۔ اکثر تذکروں میں ملّا کے ترکی، ایران، عرب، ہندوستان، روس، چین جانے کے بارے میں روایتیں ہیں مگر اُن روایتوں کی حیثیت قیاس آرائی سے زیادہ نہیں۔ ملّا کب کس زمانے میں اور کس بادشاہ کے عہد میں کس ملک میں رہے اس کے بارے میں تاریخ خاموش ہے۔

ملّا کا باقاعدہ گھر بار ہے جو بار بار بستا اور اُجڑتا ہے۔ اس میں ویرانی کے بجائے ایک چہل پہل اور فاقہ مستی ہے۔ ملّا کے بیوی بچوں سے لے کر گدھے تک سب اسی رنگ میں سرشار نظر آتے ہیں۔

ملّا ہر فن مولا ہیں۔ شاید ہی کوئی ایسا پیشہ ہو جسے ملّا نے اختیار نہ کیا ہو۔ کبھی وہ معلّم کی حیثیت سے سامنے آتے ہیں، کبھی منبر پر وعظ دیتے نظر آتے ہیں۔ کبھی ایک تاجر کی حیثیت سے مصروف نظر آتے ہیں۔ کبھی معمار کی شکل میں مکان بناتے ملتے ہیں۔ کبھی درزی کی حیثیت سے کپڑے سیتے دکھائی دیتے ہیں۔ کبھی قاضی کی حیثیت سے دونوں فریقوں کے حق میں فیصلہ کرتے ہوتے ہیں اور کبھی ایک سیّاح کی طرح جہاں گردی میں ٹٹّو پر سوار نظر آتے ہیں۔ ان کی زندگی ایک مسلسل سفر ہے۔

مُلّا نصرالدین کوئی خیالی کردار نہیں۔ البتہ بے شمار من گھڑت واقعات اس کی ذات سے منسوب کر دیے گئے ہیں۔ مُلّا کی زندگی میں ایسے واقعات بہت ہوئے جو اپنے انوکھے پن اور ذہانت کی وجہ سے ہمیشہ دلچسپی کا باعث رہیں گے۔ یہی واقعات ملّا کی ہر دل عزیزی اور لازوال شہرت کا باعث ہیں۔ ہر محفل کو گرم کرنے کے لیے آج بھی ملّا کی یاد تازہ کی جاتی ہے۔

مُلّا ہنسی ہنسی میں اہم اور ٹیڑھی باتیں اور باریک نکتے، بالکل سیدھے سادے طور پر سمجھا دیتا تھا۔ اس کا مزاح اور طنز آمیز باتیں دل پر فوراً اثر کرتیں۔ سننے والے ہنستے ہنستے زندگی کی کسی بڑی حقیقت پر غور کرنے لگتے۔

ملّا نے سنجیدہ فکر کو بیدار کرنے کے لیے کبھی پند و نصائح سے کام نہیں لیا حالاں کہ ملّا نے زندگی بھر صرف نصیحتیں ہی کیں مگر براہ راست نہیں۔

ملّا کا نظریہ یہ تھا کہ اس رونی منہ بسورتی دنیا میں لوگوں کو سمجھانے کے لیے ضروری ہے کہ ان کی سمجھ کے مطابق بات کی جائے اور بات سمجھانے کے لیے ہنسی مذاق کو اپنا شعار بنایا جائے۔ مُلّا نصرالدین نے اپنے اس نظریے کو اس حد تک عملی جامہ پہنایا کہ وہ خود جان بوجھ کر ظرافت کے اس عمل سے گزرتے رہے جس میں تماشے اور تماشائی میں فرق نہیں رہ جاتا اور ہنسانے والے کی اعلیٰ ظرفی اپنے اوپر قہقہے لگانے اور لگوانے پر بھی قادر ہوجاتی ہے۔ اس طور پر ملّا نے عقل مندی کے ساتھ لوگوں کو اچھی باتیں ذہن نشین کرا کے لطیفے کے افادی مرتبے کو بہت بلند منزل عطا کردی۔

(احمد جمال پاشا)

© NCERT not to be republished

مشق

● معنی یاد کیجیے:

ازلی	:	ابتدائی، دنیا میں پہلے دن سے
سیّاح	:	سفر کرنے والا، لگاتار دیس بدیس گھومنے والا
لطائف	:	لطیفہ کی جمع، چٹکلے
دوش	:	کندھا
ابد	:	جب تک دنیا قائم ہے
حکایت	:	کہانی، قصّہ
مضحک	:	مزاحیہ
خوش باشی	:	خوشی کے ساتھ رہنا، اچھّا وقت ساتھ ساتھ گزارنا
لافانی	:	ہمیشہ رہنے والا، فنا نہ ہونے والا
شُستہ	:	نفیس
روایات	:	روایت کی جمع، کہا گیا، مانا گیا، عام طور پر مقبول
قیاس آرائی	:	اندازہ لگانا
تذکرہ	:	ایسی کتاب جس میں کسی شخص کے حالات درج ہوں
لازوال	:	جس پر زوال نہ آئے
فاقہ مستی	:	فاقہ یا غربت میں خوش اور مطمئن رہنا
سرشار	:	خوش، مطمئن
معلّم	:	استاد
منبر	:	وہ اونچی جگہ جس پر کھڑے ہوکر وعظ یا خطبہ دیا جاتا ہے

© NCERT not to be republished

وعظ	:	نصیحت اور دین کی باتیں
معمار	:	مکان بنانے والا، بنانے والا
فریق	:	جماعت، گروہ
جہاں گردی	:	دنیا جہان گھومنے والا
غم انگیز فضا	:	دُکھ بھرا ماحول
شادمانی	:	خوشی
ہر دل عزیزی	:	مقبولیت
طنز آمیز	:	طنز سے بھرا ہوا
تنگ نظر	:	جس کا ذہن کھُلا ہوا نہ ہو
بیدار	:	جاگنا
پند	:	نصیحت
نصائح	:	نصیحت کی جمع، بھلائی اور نیکی کی باتیں
شِعار	:	طریقہ، انداز
ظرافت	:	ہنسی مذاق، مزاح
اعلیٰ ظرفی	:	بڑائی
قادر	:	قدرت والا
ذہن نشین	:	ذہن میں بٹھا لینا
افادی	:	فائدہ مند
منسوب	:	متعلق ، جڑا ہوا
جلوہ گر	:	دکھائی دینا

© NCERT not to be republished

غور کیجیے:

☆ لطیفے، چٹکلے یوں تو ہنسنے ہنسانے کے لیے ہوتے ہیں لیکن اُن کے پیچھے سماجی، تہذیبی اور اخلاقی مقاصد بھی پوشیدہ ہوتے ہیں۔ اسی لیے مُلّا نصرالدین کے لطیفے صرف ہنسنے کے لیے نہیں ہیں بلکہ ان سے ہماری سماجی بُرائیوں کی اصلاح بھی ہوتی ہے۔

سوچیے اور بتائیے:

1۔ مُلّا نصرالدّین کے بارے میں کیا کیا روایتیں مشہور ہیں؟

2۔ مُلّا نصرالدّین کا نام آج بھی کیوں زندہ ہے؟

3۔ مُلّا نصرالدّین کو ہرفن مولا کیوں کہا جاتا ہے؟

4۔ مُلّا نصرالدّین کی باتیں دل پر کیوں اثر کرتی تھیں؟

5۔ مُلّا نصرالدّین نے ہنسی مذاق کو اپنا شعار کیوں بنایا؟

نیچے لکھے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

عجیب وغریب	ہر دل عزیزی	سرشار	بیدار
جہاں گردی	لا زوال	حاضر جوابی	

نیچے لکھے ہوئے لفظوں کی جمع بنائیے:

نصیحت　　حیثیت　　مصروفیت　　روایت　　حکایت

عملی کام:

☆ مُلّا نصرالدین کی شخصیت آپ کو کیسی لگی۔ اپنے لفظوں میں لکھیے۔

© NCERT not to be republished